عصرِ حاضر میں مسلم امہ کو درپیش مسائل

تعارف:- موجودہ عالم اسلام 57 ممالک پر مشتمل ہے۔ گیلپ سروے پاکستان اور ورلڈ بینک کی رپورٹ کے مطابق 2022ء میں مسلمانوں کی کل تعداد 2 بلین کے لگ بھگ تھی۔ یعنی اس وقت دنیا میں ہر پانچواں شخص مسلمان ہے۔ اسلام دنیا کا دوسرا بڑا اور تیزی سے پھیلتا ہوا مذہب ہے۔ کثیر التعداد ہونے کے باوجود آج مسلم امہ انتشار اور عالمی بحران کا شکار ہے۔ مسلمانوں کے مسائل میں اندرونی اور بیرونی مسائل شامل ہیں۔

1. اندرونی مسائل:-

مسلمانوں کو سب سے زیادہ خطرہ اندرونی مسائل سے ہے جن میں سیاسی نااتفاقی، سائنس و ٹیکنالوجی میں پستی، اجتہاد میں کمی، اخلاقی بحران وغیرہ شامل ہیں۔

(i) **عقلی فقدان اور جمود:-** مسلمانوں میں انتشار کی وجہ ایمان کی کمی و کمزوری نہیں بلکہ شعوری فقدان اور جمود ہے جو نوآبادیت کی پیدا کردہ سیاست، معاشی و معاشرتی نظام کی مرہونِ منت ہے۔ اور یہ شعوری اور عقلی بحران مسلمانوں کے علمی محاذوں میں صاف نظر آتا ہے۔

(ii) **مسلم امہ اور جدیدیت:-** عصرِ حاضر میں دنیا ایک عالمی گاؤں کی شکل اختیار کر چکی ہے اور جدید سے جدید تر کی طرف گامزن ہے۔ پر عالمِ اسلام میں جدیدیت آمریت کی شکل میں نظر آتی ہے۔ اسلام میں معاشرتی زندگی کی خصوصیت اور مذہبی رجحانات کی الجھنوں کو دور کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اسلامی ریاستیں مقامی اور قومی عوامل سے بالاتر ہو کر سوچیں۔

مثال:- جب اسلامی دنیا میں جدیدیت اسلام کیلئے خطرہ بن کر سامنے آئی تو دنیا نے ایران میں اسلامی انقلاب کو 1979ء میں برپا ہوتے دیکھا جو جدت پسندی کے ردِعمل میں آیا اور آج تک اسلامی دنیا میں اس سے متعلق ملے جلے تاثرات کی لئت اور

leave a line space b/w headings for neatness.

حمایت کی شکل میں ملتے ہیں۔

(iii) **سیاسی اختلافات:-** ایک نہایت اہم اندرونی مسئلہ اسلامی ممالک کا آپسی اختلاف ہے جو مسلمانوں کی وحدت کو کمزور کرتا جا رہا ہے۔ سیاسی مفادات، اقتدار کی ہوس نے حکومتوں کو کمزور کر دیا ہے جس سے انسانی فلاح کی بجائے آمریت کے تصورات فروغ پا رہے ہیں۔ اس لیے امتِ مسلمہ خواندگی، غربت و پسماندگی کا شکار نظر آتی ہے۔

(iv) **وسائل کی کثرت اور بدانتظامی:-** اللہ تعالیٰ نے مسلم ممالک بیش بہا قدرتی وسائل اور گوناگوں معدنیات سے نوازا ہے۔ جغرافیائی اعتبار سے بھی زمینی، آبی اور ہوائی گزرگاہیں جو عالمی سطح پر نہایت اہمیت کی حامل ہیں، مسلم ممالک میں موجود ہیں۔ مگر بدقسمتی سے وسائل کی کثرت و فراوانی سے یہ ممالک پوری طور پر استفادہ حاصل کرنے میں ناکام ہیں۔ جنکی بنیادی وجہ سیاسی اختلافات اور بدعنوانی ہیں۔ دوسری اہم وجہ جدید ٹیکنالوجی کی کمی ہے جو وسائل کو کارآمد لانے میں استعمال ہوتی ہے۔

مثال:- عراق میں تیل کی فراوانی ہی 2003 میں عراقی خانہ جنگی کا باعث بنی۔ افریقہ میں مسلم ممالک جو معدنیات میں امیر ہیں معاشی طور بدعنوانی کی وجہ سے غریب ہیں۔

(v) **مشرقِ وسطیٰ کا بحران:-** 2011ء میں عرب بہار جوکہ مضبوط جمہوری حکومتوں کے قیام کیلئے چھڑی تھی بری طرح ناکام ہو کر عرب خزاں میں بدل چکی ہے۔ لیبیا ٹوٹ چکا ہے۔ شام میں خون بہہ رہا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کا بحران امہ کیلئے درپیش خطرات میں سے اہم ترین خطرہ اور ترقی کی راہ میں بڑی ترین رکاوٹ ہے۔

مثال:- اسرائیل کی طرف سے فلسطین میں جاری بربریت نے مشرقِ وسطیٰ کو انتہائی جنگ کی لپیٹ میں دھکیل دیا ہے جس کے سدِباب کیلئے اسلامی طاقتیں بے بازو اور بے بس نظر آتی ہیں۔

(vi) **بنیادیت اور شدت پسندی:**۔ اسلامی دنیا کے بڑھتے مسائل میں سے ایک بنیادیت اور شدت پسندی بھی ہیں۔ اسلام میں انتہا پسندی اصول و اقدار کی کوئی سختی نہیں ہے لیکن اسلام کی تشریح کرنے والے دین اسلام کو ایک کٹر، تنگ نظر اور شدید مذہب قرار دیتے ہیں جسکی وجہ سے عالمی سطح پر اسلام کا تشخص مسخ ہو رہا ہے۔

مثال:۔ افغانستان میں طالبان کی حکومت دنیا کو غلط پیغام دیتی ہے کہ اسلام میں عورتوں کی تعلیم کی کوئی اہمیت و گنجائش نہیں۔ اور یہ کہ اسلام ایک شدت پسندی کو فروغ دینے والا مذہب ہے۔

(vii) **بے لگام مادہ پرستی اور اخلاقی بحران:**۔ دین اسلام مادہ پرستی اور روحانیت کے درمیان توازن قائم کرنے کا درس دیتا ہے۔ لیکن عصر حاضر میں اخلاقی اقدار کی کمی بڑھتی ہوئی مادہ پرستی کی شکل میں نظر آتی ہے۔ آج مسلمان کیلئے ترقی کا مطلب پیسے کی فراوانی ہے جسکے معیشتیں تباہ کی جاتی ہیں اور افراد کا معاشی قتل کیا جاتا ہے تاکہ اشرافیہ کی ترقی یقینی بنائی جاسکے۔

جمال الدین افغانی فرماتے ہیں:

"مسلمان حوصلہ کھو چکے ہیں۔ ان کے مقاصد اور دل مردہ ہوچکے ہیں۔ ایک چیز جو ان میں باقی ہے وہ شہوت ہے"

(viii) **سائنس و ٹیکنالوجی میں پیچھے:**۔ آج کا مسلمان دنیا کے ہر میدان میں پیچھے۔ چاہے علم و ادب و فنون لطیفہ ہو یا سائنسی میدان، مسلمان کہیں نظر نہیں آتے۔ بھارت میں ۸۵۰ جامعات ہیں جبکہ امریکہ میں ۵۰۰۰ کے لگ بھگ جامعات ہیں۔ پاکستان اور ترکی کی کچھ جامعات دنیا کی بہترین ۵۰۰ کی جامعات میں شامل ہیں۔ لیکن اسکے علاوہ کسی جدید ایجاد اور نوبل انعام

کی لسٹ میں مسلمانوں کا کوئی شمار نہیں۔

2۔ بیرونی خطرات:۔

(i) مغربی تسلط اور نوآبادیاتی اثرات:۔

جمال عبدالناصر کے مطابق "استعمار سے مراد مضبوط اقوام کا کمزور اقوام پر تسلط ہے"۔ انیسویں صدی میں مغربی تسلط نے مسلمانوں کے تشخص کو اجنبیت سے دوچار کیا۔ مسلمانوں میں اجنبیت فروغ دینے کیلئے آزاد خیال اشرافیہ کی جماعت کو پروان چڑھایا گیا۔ معاشی و معاشرتی تقسیم کی گئی تاکہ احساس کمتری پروان چڑھے اور اسلامی کی جڑوں کو کھوکھلا کیا جا سکے۔

مثال:۔ یہ مغربی تسلط اور نوآبادیاتی نظام کی اجارہ داری ہی تھی جس نے اسلامی ریاستوں کی جگہ قومی ریاستوں کے قیام پر مسلمان ممالک کی بھی حوصلہ افزائی کی جس سے مسلمانوں کی وحدت کو شدید جھٹکا لگا۔ یہی وجہ ہے کہ آج فلسطین کے تنازع پر مسلم دنیا میں قومی مفاد کی فوقیت نظر آتی ہے۔ اور اسلامی ریاست کی ترجمانی کہیں نظر نہیں آتی۔

(ii) عالمگیریت:۔

عالمگیریت جسے نوآبادیاتی نظام کی دوسری شکل بھی کہا جاتا ہے اسکا مطلب ہے عالمی سطح پر معاشی نظام کی توسیع۔

بہت سارے مسلمان دانشور بین الاقوامی تجارت، بین الاقوامی سرمایہ کاری، بین الاقوامی نقل و حمل اور ٹیکنالوجی کے تبادلے کو فائدہ مند سمجھتی ہے۔ وہیں مسلمان دانشوروں کی ایسی جماعت بھی موجود ہے جو اسے معاشی نظام پر مغربی دنیا کے تسلط اور فائدے سے تشبیہ دیتی ہے۔ جو کمزور ممالک کے وسائل کے استحصال سے منسوب ہے۔

(iii) سائنس و ٹیکنالوجی / میڈیا کی جنگ اور ثقافتی یلغار
مسلمان ممالک ٹیکنالوجی، فوج، زرعی اور دیگر ضروریات کے حصول کیلئے امریکہ، روس، چائنہ، فرانس اور جاپان جیسے ممالک پر انحصار کرتے ہیں۔ کیونکہ علمی لحاظ پر مسلمان ان ممالک سے بہت پیچھے ہیں۔ دوسری طرف مغربی اقدار اور ثقافت مواصلات کے بڑھتے ذرائع کی بدولت تیزی سے مسلم ثقافت کے اندر حلول کرتا جا رہا ہے جس سے اسلام کی اصل روح کو شدید خطرات لاحق ہیں۔

مثال:- ترکی میں ۱۹۲۴ء میں خلافتِ عثمانیہ کی خاتمہ اور کمال اتاترک کی سیکولر حکومت کا قیام مسلمان قوموں میں مغربی تسلط کے اثرات کی واضح ترین اور بہترین مثال ہے۔

مسائل کا حل اور امتِ مسلمہ کی ذمہ داریاں

1- امتِ مسلمہ کا متفقہ کردار:-
دنیائے اسلام کے تمام اندرونی و بیرونی مسائل کا حل امت کے متحد ہونے اور متفقہ طور پر ان مسائل کا حل تلاش کرنے میں ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ عالمِ اسلام سے قومیت پرستی اور فرقہ واریت جیسے ناسور کے خاتمے کی طرف عملی جدوجہد کی جائے۔

2- خود احتسابی:-
مسلم امہ کے مسائل بیرونی ہاتھوں کے پیدا کردہ نہیں بلکہ اندرونی اور ان کی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہیں۔ ضروری ہے کہ مسلمان خود کو کٹہرے میں لائیں اور اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کر کے ان کے تدارک کا سوچیں۔

add and highlight references/examples against these arguments.

3- ضرورتِ اجتہاد اور اسلامی نظریے کی از سرِ نو تشکیل

مسائل میں شکوک و شبہات اور معاشرتی و معاشی و بین الاقوامی معاملات میں الجھنیں دین سے دوری کے سبب ہیں۔ عصرِ حاضر کے تقاضوں کو دیکھتے ضروری ہے کہ مسلم علماء اور دانشور ریاستوں کے اجتہاد اور اسلامی نظریات کی از سرِ نو تشکیل پر زور دیں تاکہ مسلمان بھی دیگر قوموں کی طرح تمام شعبہ حیات میں کارہائے نمایاں سرانجام دے سکیں۔

4- سائنسی تعلیم پر توجہ:-

اسلام ایک جدید مذہب ہے۔ پر آج کا مسلمان قدیم دور کا پسماندہ باسی معلوم ہوتا ہے جو جدید دنیا سے کوسوں پیچھے ہے۔ مسلم ممالک کو چاہیے کہ ایسی تعلیمی پالیسی مرتب کریں جو مسلمانوں کی دینی و دنیاوی ضروریات کو پورا کرے اور مسلمانوں کو ترقی پسند قوم بنائے۔

5- اسلامی تشخص کی بحالی میں میڈیا کا کردار:

طالبان، القاعدہ اور داعش نے دنیا میں جو اسلام کو تشویش پھیلائی ہے اس کے تدارک کیلئے ضروری ہے کہ مسلم ریاستیں نجی شعبوں کو آگے آنے کا موقع فراہم کریں۔

میڈیا پالیسی کو کامیاب بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ایک مشترکہ پالیسی اپنائی جائے جس کا مقصد اسلام کے مثبت تشخص کو اجاگر کرنا اور دنیا کے شکوک و شبہات دور کرنا ہو۔

6- دہشتگردی کا خاتمہ:- میڈیا پالیسی کو کامیاب بنانے کیلئے ضروری ہے کہ دہشتگردی کو جڑ سے ختم کیا جائے کیونکہ دہشت گردی کی اسلام میں کوئی تعریف اور گنجائش موجود نہیں

references???

۶۔ او۔ آئی۔ سی کا کردار

اسلامی دنیا کی بقا مسلمانوں کی تنظیم سے جڑی ہے۔ ضروری ہے کہ اسلامی تنظیم کی نئے اصولوں کی بنا پر از سر نو تشکیل کی جائے اور تنظیم میں جمہوریت کے اصولوں کو فروغ دیا جائے۔ مزید یہ کہ تنظیم کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کیلئے ایک فنڈ تشکیل دی جائے جو مالی زبوں حالی کے شکار مسلم ممالک کی اعانت کیلئے استعمال کیا جا سکے۔

خلاصہ کلام:

مختصراً یہ کہ مسلمانوں کے مسائل انکے اپنے ہی پیدا کردہ ہیں اور ان کے حل بھی۔ اگر امت چاہے تو آج بھی اختلاف بھلا کر اسلامی بقا کیلئے متحد ہو کر مغربی قوتوں کے خلاف آواز بلند کر سکتی ہیں۔ دین اسلام ان معاملات میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے اور فتح کی یاد دہانی بھی کرواتا ہے

ارشاد ہوتا ہے:

"تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔"

10